کتاب البیوع (خرید وفروخت کا بیان):۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمادیا (بخاری۔نسائی)۔

بیع ملامسہ: فریقین میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو غور کیے بغیر ہاتھ لگادے، اور اس سے بیع لازم ہوجائے۔

بیع منابذہ: فریقین میں سے ہر ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے، اور کوئی بھی دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھے، اس طرح بیع لازم ہوجائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دوقسم کی بیع کرنے اور دوقسم کے لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بیع اول (**ملامسہ**): فریقین میں سے ہر ایک دن یارات کے وقت دوسرے کے کپڑے کو چھولے، اور اس کپڑے کو صرف بیع کے ارادے سے پلٹ دے۔

بیع ثانی (**منابذہ**): فریقین میں سے ہر ایک اپنے کپڑے کو دوسرے کی طرف پھینک دے اور محض پھینکنے سے ہی دونوں کی بیع ہو جائے، نہ کوئی دوسرے کا کپڑا دیکھے اور نہ رضا مندی کا اظہار کرے۔

باب بیع الحصاۃ والبیع الذی فیہ غرر (کنکری پھینکنے اور دھوکہ کی بیع کا بیان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کنکری پھینکنے اور دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد، ترمذی)۔

باب تحریم بیع حبل الحبلۃ (حمل کی بیع کی ممانعت کا بیان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حاملہ (جانور) کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے (نسائی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ اونٹ کا گوشت اور حاملہ کے حمل تک فروخت کرتے تھے، مطلب یہ کہ: اونٹنی سے ایک اونٹنی پیدا ہو، پھر بڑی ہوکر یہ اونٹنی حاملہ ہو، رسول کریم ﷺ نے اس بیع سے منع فرمایا (بخاری۔ابوداؤد)۔

باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ وسومہ علی سومہ، وتحریم النجش و تحریم التصریہ

(اپنے بھائی کی بیع پہ بیع کرنے، اس کے ریٹ پہ ریٹ کرنے اور نجش اور تصریہ کی بیع کا بیان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی بیع پہ بیع نہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پہ بیع نہ کرے، نہ کوئی اپنے بھائی کی منگنی پہ منگنی کرے، علاوہ اس کے کہ وہ اجازت دے دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسلمان کو دوسرے مسلمان کے نرخ پہ نرخ کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تجارتی قافلہ کے شہر پہنچنے سے پہلے اس سے بیع کے لیے ملاقات نہ کرو، اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی بیع پہ بیع نہ کرے، اور نجش نہ کرو، اور شہر دیہاتی کے مال کو فروخت نہ کرے، اور اونٹنی یا بکری کے

تھنوں میں دودھ نہ روکو، اور اگر کوئی شخص ایسے جانور کو خریدے تو اس کا دودھ دوہنے کے بعد اس کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے، اگر وہ چاہے تو جانور کو اسی قیمت پہ رکھ لے، اگر اسے پسند نہیں تو جانور واپس کر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع (4 کلو اور اڑھائی سو گرام) کھجوریں واپس کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شہری، دیہاتی سے بیع نہ کرے، اور یہ کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے، اور نجش نہ کرے، اور تھنوں میں دودھ نہ روکے اور اپنے بھائی کے نرخ پہ نرخ نہ کرے۔

باب تحریم تلقّی الجلب (تلقی جلب کی ممانعت کا بیان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سودا بیچنے والوں کی ملاقات سے منع فرمایا، جب تک کہ وہ خود بازار نہ پہنچ جائیں، یہ الفاظ ابن نمیر کی روایت میں ہیں، دیگر راویوں کے مطابق: نبی کریم ﷺ نے ملنے سے منع فرمایا (نسائی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سودا بیچنے والوں سے (آگے جاکر) نہ ملو، جس نے پہلے آگے جا کر سودا خرید لیا، پھر سودے کا مالک بازار گیا (اسے بازار کا بھاؤ معلوم ہو گیا) تو اسے (بیع فسخ کرنے کا) اختیار ہے (نسائی)۔

باب تحریم بیع الحاضر للبادی (شہری کا دیہاتی کے مال کو فروخت کرنے کی ممانعت کا بیان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے، زہیر کی روایت کے مطابق: رسول اللہ ﷺ نے شہری کو دیہاتی کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سواروں کو ملنے سے منع فرمایا، اور شہری کو دیہاتی کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا۔ طاؤس کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: شہر کو دیہاتی کے ساتھ بیع سے منع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس کا دلال نہ بنے (بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی، ابن ماجہ)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شہری، دیہاتی سے بیع نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پہ چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعہ رزق دیتا ہے (ابوداؤد)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں منع کیا گیا کہ شہری، دیہاتی سے بیع کرے، خواہ اس کا بھائی ہو یا باپ (بخاری)۔

باب حکم بیع المصرّاۃ (بیع مصراۃ کا حکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مصراۃ خریدے، پھر جا کر اس کا دودھ نکالے، پھر اسے دودھ کی مقدار پسند آجائے، تو اسے رکھ لے، ورنہ اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے (بخاری۔ نسائی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مصراۃ بکری خریدی، اسے 3 دن کا اختیار ہے کہ چاہے تو بکری رکھ لے اگر چاہے تو واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مصراۃ بکری خریدی، اسے 3 دن کا اختیار ہے کہ

چاہے تو بکری رکھ لے اگر چاہے تو واپس کر دے، اور اس کے ساتھ ایک صاع طعام بھی دے، سمراء (گندم) ضروری نہیں (ترمذی)۔

باب بطلان بيع المبيع قبل القبض (قبضہ سے پہلے چیز کو بیچنے کے بطلان کا بیان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج (غلہ) خریدے وہ اس اناج کو وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ہر چیز کو اناج پہ قیاس کرتا ہوں (بخاری، ابوداؤد، نسائی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج (غلہ) خریدے وہ اس اناج کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے خیال میں ہر چیز کا حکم اناج کی طرح ہے (بخاری، نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج (غلہ) خریدے وہ اس اناج کو ناپنے سے پہلے فروخت نہ کرے، طاؤس کہتے ہیں: جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ سونے اور اناج کے ساتھ میعادی بیع کرتے ہیں۔۔ جبکہ ابو کریب کی روایت میں میعاد کا ذکر نہیں (بخاری، نسائی)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اسے وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے (بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی، ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، کہ ہم رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اناج خریدتے تھے، پھر آپ ﷺ ہمارے پاس ایک آدمی کو بھیجتے جو ہمیں بیچنے سے پہلے اناج کو خریدی ہوئی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتا تھا (ابوداؤد۔ نسائی)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس پہ قبضہ کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ ابن عمر رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں: ہم سواروں سے بغیر ناپ تول کے اندازاً اناج خریدتے تھے، رسول کریم ﷺ نے ہمیں اس اناج کو وزن کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرما دیا (ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کو اس بات پہ مارا جاتا کہ وہ اندازاً اناج خریدتے اور اسے منتقل کرنے سے پہلے ہی فروخت کر دیا کرتے تھے (بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان سے کہا: کیا تم نے سود کی بیع کو حلال کر دیا؟ مروان نے کہا: میں نے کیا کیا؟ فرمایا: تم نے صکاك (ہنڈی) کی بیع کو جائز کر دیا؟ حالانکہ رسول کریم ﷺ نے قبضہ سے پہلے اناج کی بیع کو منع فرمایا ہے، پھر مروان نے لوگوں کو خطبہ دیا اور لوگوں کو ہنڈی کی بیع سے منع کر دیا۔ سلیمان کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ سپاہی لوگوں کے ہاتھوں سے ہنڈیاں چھین رہے تھے۔

باب تحريم بيع صُبرة التمر المجهولة القدر بتمر

(کھجور کے مجہول ڈھیر کی دیگر کھجوروں کے ساتھ بیع کرنے کی حرمت کا بیان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کھجوروں کے جس ڈھیر کی پیمائش معروف طریقے سے معلوم نہ ہو، اسے معین کھجوروں کے عوض بیچنے سے رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا (نسائی)۔

فائدہ: جب تک کسی چیز کی مقدار معلوم نہ ہو اس کی بیع ناجائز ہے، کیونکہ ایک جنس کی چیزوں میں جب تک مساوات کا علم نہ ہو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ ایک جانب کمی اور دوسری جانب زیادتی ہو سکتی ہے، اور یہ ربوا (سود) کو مستلزم ہے، اور جس طرح حقیقی ربوا کے ساتھ بیع ممنوع ہے اسی طرح احتمالِ ربوا کے ساتھ بھی بیع ممنوع ہے۔

باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین (بیع سے پہلے عاقدین کے لیے خیار مجلس کا بیان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری جب تک الگ الگ نہ ہوں اس وقت تک ہر ایک کو دوسرے کے عقد کو فسخ کرنے کا اختیار ہے، علاوہ یہ کہ بیع میں خیار رکھا گیا ہو (بخاری۔ابوداؤد۔نسائی)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص بیع کریں تو ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہونے سے پہلے (بیع فسخ کرنے کا) اختیار ہے، جب تک وہ ایک ساتھ رہیں، یا ان میں سے ایک فریق دوسرے کو اختیار دے دے، جب ایک فریق نے دوسرے کو اختیار دے دیا، اور انہوں نے اس پر بیع کر لی تو بیع واجب ہو گئی، اگر بیع کے بعد دونوں متفرق ہو گئے اور ان میں سے کسی فریق نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع واجب ہو گئی (بخاری۔نسائی۔ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص بیع کریں تو جب تک وہ متفرق نہ ہوں ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے، علاوہ یہ کہ ان کی بیع شرطِ خیار سے ہو، اور جب وہ اپنے اختیار سے بیع کر لیں تو بیع واجب ہو جائے گی،

حضرت نافع فرماتے ہیں: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی شخص سے بیع کرتے اور ان کی خواہش ہوتی کہ بیع فسخ نہ ہو تو (مجلس) سے کھڑے ہو جاتے اور کچھ دور چل کر واپس آ جاتے (نسائی)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع کرنے والے ہر دو فریقوں کی اس وقت تک بیع (لازم) نہیں ہو گی جب تک کہ وہ متفرق نہ ہو جائیں (نسائی)۔

باب الصدق فی البیع والبیان (خرید وفروخت اور معاملات میں سچائی کا بیان)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے فریقین جب تک الگ الگ نہ ہوں ان کو اختیار ہے، اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیوب کو بیان کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہو گی، اور اگر جھوٹ بولیں اور عیوب کو چھپائیں تو ان کی بیع میں برکت مٹا دی جائے گی (بخاری۔ابوداؤد۔ترمذی،نسائی)۔

☆ امام مسلم رحمہ اللہ: حضرت حکیم بن حذام رضی اللہ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے، اور 120 سال تک زندہ رہے۔

باب من یخد فی البیع (جو شخص بیع میں دھوکہ کھا جائے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس کو بیوع میں دھوکا دیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جس شخص سے بیع کرو اس سے کہہ دیا کرو، کہ دھوکا نہیں ہو گا، وہ شخص جب بیع کرتا تو کہہ دیتا: دھوکا نہیں ہو گا۔

ایک دوسری روایت میں: لا خلابة کی جگہ: لا خیابة کے الفاظ ہیں (اس شخص کے سر پہ چوٹ لگنے کی وجہ سے لام نہ نکلتا تھا)۔

باب النھی عن البیع الثمار قبل بدو صلاحھا بغیر شرط القطع

(ظہورِ صلاحیت سے پہلے درختوں پر پھلوں کی بیع کے عدمِ جواز کا بیان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے: ظہورِ صلاحیت سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا، بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا، جب تک کہ وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائیں اور سفید ہونے سے پہلے بالیوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ آفات سے محفوظ نہ ہو جائیں، بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک پھلوں کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور وہ قدرتی آفات سے محفوظ نہ ہو جائیں انہیں فروخت نہ کرو، ظہورِ صلاحیت: وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائیں (قدرتی آفات سے محفوظ نہ ہو جائیں)۔

ابوالبختری: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ کھائی جانے یا کھلائی جانے کے قابل اور وزن کے لائق نہ ہو جائیں، میں نے پوچھا: وزن کے لائق ہونے سے کیا مراد ہے تو ان کے پاس بیٹھا ایک شخص بولا: جب تک کہ وہ کاٹ کر محفوظ رکھنے کے قابل نہ ہو جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ظہورِ صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور تازہ کھجوروں کی خشک کھجوروں (چھواروں) کے عوض بیع سے منع فرمایا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا کی اجازت دی اور ابن نمیر کی روایت میں: عرایا کو بیچنے کی اجازت دی۔

باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا (کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع کی ممانعت اور عرایا کا جواز)

حضرت سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا:

مزابنہ: تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض بیچنا۔

محاقلہ: کھیت کی کھڑی فصل کو اناج کے بدلہ بیچنا (گندم کے خوشوں کو گندم کے عوض)۔

استکراء الارض: گندم کے بدلے زمین کرائے پہ دینے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ ظہورِ صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع مت کرو، اور تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض مت بیچو،

حضرت سالم نے کہا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا: کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں تازہ کھجوروں کی خشک کھجوروں کے ساتھ بیع کی اجازت دی اور عرایا کے علاوہ کسی اور صورت میں اجازت نہیں دی،

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں یہ اجازت دی کہ گھر والے اندازے کے ساتھ خشک کھجوریں دیں اور تازہ کھجوریں کھائیں۔

عرایہ: کھجور کا وہ درخت جو نادار لوگوں کو دیا جائے پھر اندازے سے اس کے پھلوں کو خشک کھجوروں کے بدلے خرید لیا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے بیع عریہ میں اندازے سے چھواروں کی بیع کی اجازت دی۔

حضرت بشیر بن یسار: رسول کریم ﷺ کے ان بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں (جو ان کے گھر میں رہتے تھے) ان میں سے حضرت سہل بن ابی خثمہ رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تازہ کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع سے منع کیا ہے، اور فرمایا: یہی سود ہیاور یہی بیع مزابنہ ہے، البتہ آپ نے بیع عرایہ میں اجازت دی کہ ایک کھجور کے درخت یا دو درختوں (کی کھجوروں) کو گھر والے چھوارے دے کر خرید لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں اندازے سے بیع کی اجازت عطا فرمائی، جبکہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہو (راوی کو شک ہے)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا،

بیع مزابنہ: درختوں پہ لگی کھجوروں کو ناپ کے ساتھ خشک کھجوروں کے بدلہ میں بیچنا یا انگوروں کو ناپ کے ساتھ کشمش کے بدلہ بیچنا۔ ایسے ہی اندازے سے گندم کے کھیت کو گندم کے بدلہ بیچنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا، یہ کہ درختوں پر لگی کھجوروں کو معروف ناپ سے چھواروں کے عوض فروخت کیا جائے، اس طور پہ کہ اگر زیادہ ہوں تو اس کا نفع میرا ہے اور اگر کم ہوئیں تو اس کا نقصان بھی مجھے ہے۔

باب من باع نخلاً و علیها ثمر (درخت کی بیع میں اسکے پھلوں کا حکم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیوند لگی کھجوروں کے درخت فروخت کیے تو اس پہ لگے پھل بائع کے ہیں، علاوہ یہ کہ خریدار اس کی شرط لگائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قلم لگائے جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا پھل بائع کے لیے ہے علاوہ یہ کہ خریدار اس کی شرط لگائے، اور جو شخص کسی غلام کو خریدے تو اس کا مال بائع کے لیے ہے علاوہ یہ کہ خریدار اس کی شرط لگائے۔

باب النهی عن بیع المحاقله والمزابنه وعن المخابره و بیع الثمره قبل بدو صلاحها و عن بیع المعاومة وهو بیع السنین

(محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور ظہور صلاحیت سے پہلے بیع کی حرمت اور چند سالوں کی بیع کی ممانعت کا بیان)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا، اور یہ کہ پھلوں کو صرف دینار اور درہم کے عوض فروخت کیا جائے، البتہ عرایا میں کھجوروں کو چھواروں کے عوض بیچنے کی اجازت دی ہے۔

بیع مخابرہ :ایک شخص کسی کو غیر آباد زمین دے، وہ اس میں خرچ کرے، اور جب پیداوار ہو تو اس میں سے حصہ لے۔

بیع مزابنہ: تازہ کھجوروں کے عوض چھواروں کی بیع پیمائش کے ساتھ کی جائے۔

بیع محاقلہ: لگی ہوئی گندم کے خوشوں کی بیع کٹی ہوئی گندم کے عوض کی جائے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، معاومہ اور مخابرہ سے منع فرمایا۔

بیع معاومہ: چند سالوں کے لیے بیع کرنا۔

باب کراء الارض (زمین کو کرایہ پہ دینا)

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پہ دینے سے منع فرمایا۔

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے، اگر وہ اس میں کاشت کاری نہ کرے تو اپنے بھائی سے کاشت کاری کروائے۔

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کے پاس کچھ زائد زمینیں تھیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس فالتو زمین ہے، وہ اس میں خود کاشت کاری کرے، اگر وہ اس سے انکار کر دے تو اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پہ دینے یا اس کا کوئی فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا۔

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں کاشت کاری کرے، اگر وہ اس میں کاشتکاری کرنے سے عاجز آ جائے تو اپنے کسی مسلمان بھائی کو عطا کر دے اور اس سے کرایہ نہ لے۔

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زائد زمین ہو وہ خود اس میں کاشتکاری کرے، یا اپنے بھائی سے کاشت کاری کروائے، اور اسے فروخت نہ کرے، میں نے سعید سے پوچھا: فروخت نہ کرنے سے مراد کرایہ پہ دینا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کو بٹائی پہ دیتے اور کوٹنے کے بعد جو دانے خوشوں میں رہ جاتے، ان میں سے حصہ لیا کرتے، تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کاشتکاری کرے، یا اپنے بھائی سے کاشت کاری کروائے، ورنہ اس زمین کو چھوڑ دے۔

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہروں کے کنارے والی زمین کو تہائی اور چوتھائی پیداوار پر لیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کاری کروائے، اگر اپنے مسلمان بھائی کو نہیں دیتا تو اسے اپنے پاس رکھے۔

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زائد زمین ہو وہ اسے ہبہ کر دے یا عاریتاً دے دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پہ دینے سے منع فرمایا، بکیر کہتے ہیں کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ہم اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیتے تھے، پھر ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حدیث سن کر (زمین کو کرایہ پہ دینا) چھوڑ دیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو 2 یا 3 سال کے لیے بیچنے سے منع فرمایا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور حقول (زمین کو کرایہ پہ دینا) سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم زمین کو بٹائی پہ دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے، حتیٰ کہ جب پہلا سال آیا تو حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ہم کو زمین کی آمدنی سے روک دیا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما: نبی کریم ﷺ کے عہد میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانہ خلافت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں اپنی زمینوں کو بٹائی پہ دیا کرتے، حتی کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں انہیں حضرت رافع بن خدیج کی یہ حدیث پہنچی کہ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، حضرت نافع کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت رافع کے پاس گئے، میں بھی ساتھ تھا، ان سے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے زمینوں کو کرایہ پہ دینے سے منع فرمایا ہے، اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے زمینوں کو کرایہ پہ دینا چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت رافع بن خدیج انصاری نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے دو چچاؤں سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پہ دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے علم ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں زمین کرایہ پہ دی جاتی تھی، پھر انہیں خوف ہوا کہ شاید رسول کریم ﷺ نے کوئی نیا حکم فرمایا ہو جس کا انہیں علم نہ ہو، سو انہوں نے زمین کو کرایہ پہ دینا چھوڑ دیا۔

باب کراء الارض بالطّعام (اناج کے بدلہ زمین کو کرایہ پہ اٹھانے کا بیان)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے عہد میں زمین کو کرائے پہ دیا کرتے، ہم زمین کو تہائی اور چوتھائی پیداوار اور اناج کی ایک معین مقدار کے عوض کرائے پہ دیتے، ایک دن میرے پاس میرے چچاؤں میں سے کوئی ایک آیا، اور کہا: رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایسے کام سے روک دیا جس میں ہمارے لیے نفع تھا، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں زیادہ نفع ہے، آپ نے ہمیں زمین کو کرایہ پہ دینے سے منع کر دیا، ہم زمین کو تہائی اور چوتھائی پیداوار اور اناج کی ایک معین مقدار کے عوض دیتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: زمین کا مالک خود کاشتکاری کرے یا کسی سے کروائے، اس کے علاوہ کو مکروہ فرمایا۔

باب کراء الارض بالذھب والورق (سونے چاندی (نقدی اور کرنسی) کے عوض زمین کرائے پہ دینے کا بیان)

حضرت حنظلہ بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرایہ پہ دینے کے بارے میں

پوچھا، انہوں نے فرمایا: کہ رسول کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، میں نے پوچھا کیا سونے چاندی کے عوض زمین کو اجرت پہ دیا جاسکتا ہے، انہوں نے کہا: سونے اور چاندی کے بدلے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت حنظلہ بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو سونے چاندی کے بدلہ کرایہ پہ دینے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں لوگ نہروں کے کناروں اور نالوں کے ساتھ والی زمین کو پیداوار کے عوض کرایہ پر دیتے تھے، کبھی اس زمین کی فصل تباہ ہوجاتی اور دوسری بچ جاتی کبھی دوسری تباہ ہوجاتی اور یہ بچ جاتی، پھر لوگوں کو باقی ماندہ فصل کے علاوہ اور کچھ کرایہ نہ ملتا، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے کرایہ پہ دینے سے منع فرمایا، البتہ اگر کرایہ کا معاوضہ کوئی معین چیز ہو جس کے تلف نہ ہونے کی ضمانت ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حنظلہ زرقی کہتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا ہم انصار کے کھیت بہت تھے، ہم زمین کو اس طرح کرایہ پہ دیتے کہ زمین کے اس حصہ کی پیداوار ہماری ہے اور زمین کے اس حصہ کی پیداوار کاشت کار کی ہے، بسا اوقات زمین کے اس حصہ میں پیداوار ہوتی اور اس حصہ میں پیداوار نہ ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا، البتہ چاندی کے عوض اجرت پر دینے سے منع نہیں فرمایا۔

باب فی المزارعة والمواجرة (زمین کو بٹائی اور ٹھیکہ پہ دینے کا بیان)

عبداللہ بن سائب نے حضرت عبداللہ بن معقل سے مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت ثابت بن ضحاک نے یہ حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا۔

ایک اور حدیث میں مذکورہ بالا کے ساتھ یہ کہ زمین کو اجرت پر دینے کا حکم فرمایا، کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

باب الارض تمنع (مفت زمین کاشت کے لیے دینے کا بیان)

عمرو نے بیان کی کہ مجاہد نے حضرت طاؤس نے کہا ہمارے ساتھ حضرت رافع بن خدیج کے لڑکے کے پاس چلو، اور ان سے وہ حدیث سنو جو وہ اپنے والد کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، طاؤس نے مجاہد کو جھڑکا، اور کہا: بخدا! اگر مجھے علم ہوتا کہ نبی کریم ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا ہے تو میں کبھی مزارعت نہ کرتا، لیکن مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جو صحابہ کرام میں سب سے زیادہ عالم تھے، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین ہبہ کرے، تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معین اجرت (کرایہ) لے۔

حضرت عمرو اور ابن طاؤس بیان کرتے ہیں کہ طاؤس اپنی زمین کو بٹائی پہ دیتے تھے، عمرو نے کہا: اے عبدالرحمٰن! اگر تم بٹائی کو ترک کردو تو بہتر ہے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا: مجھے اس شخص نے خبر دی جو صحابہ کرام میں اس معاملہ میں سب سے بڑے عالم تھے، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، انہوں نے فرمایا: کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو بٹائی پہ دینے سے منع فرمایا، اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو زمین ہبہ کردے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معین اجرت (کرایہ) لے۔

کتاب المُساقاۃ والمزارعۃ (باغبانی اور زراعت کا بیان)

باب المُساقاۃ والمعاملۃ بجزء من الثمر والزراع (غلے اور پھلوں کے عوض باغبانی اور زراعت کرانے کا بیان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اہل خیبر سے زمین کی نصف پیداوار کے عوض عمل کرایا، خواہ پھل ہوں یا غلہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پھلوں یا غلہ کی نصف پیداوار کے عوض خیبر کی زمین دی، آپ ﷺ ازواج مطہرات کو ہر سال 100 وسق دیتے تھے (1 وسق = 255 کلوگرام) جس میں سے 80 وسق کھجور اور 20 وسق جو ہوتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور انہوں نے اموالِ خیبر کی تقسیم کی تو انہوں نے ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا کہ وہ زمین اور پانی میں سے ایک حصہ لے لیں، یا وہ ہر سال مقررہ وسق لے لیں، ازواجِ مطہرات میں اختلاف ہوا، بعض ازواج نے زمین اور پانی کو اختیار کیا اور بعض نے اوساق کو اختیار فرمایا، حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ان میں سے تھیں جنہوں نے زمین اور انی کو اختیار فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو یہود نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ انہیں خیبر میں رہنے دیں اور وہ نصف پیداوار کے عوض خیبر میں کاشت کاری کریں گے، خواہ پھل ہو یا اناج، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس عمل پر اس وقت تک رکھوں گا جب تک ہم چاہیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ زائد یہ کہ: خیبر سے حاصل شدہ نصف حصہ کی تقسیم کی جاتی اور رسول کریم ﷺ اس میں سے خمس لیتے تھے۔

باب فضل الغرس والزرع (کاشتکاری اور درخت لگانے کی فضیلت)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس درخت میں سے جو کچھ کھایا جائے وہ اس کے لیے صدقہ وہ جاتا ہے، اور جو کچھ اس سے چوری ہو جائے وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے، اور جو درندے کھا لیں، وہ اس کے لیے صدقہ وہ جاتا ہے، اور جو شخص اس میں سے کم کر دے وہ اس کے لیے صدقہ وہ جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کے کھجور کے باغ میں گئے، اور ان سے پوچھا یہ کھجور کا درخت کس شخص نے لگایا تھا، مسلمان نے یا کافر نے؟ انہوں نے عرض کی: مسلمان نے، آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے، اس درخت یا کھیت سے کوئی انسان، چوپایہ یا کوئی اور جانور کھائے تو وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے۔

باب وضع الجوائح (قدرتی آفات سے پھلوں کے نقصان کو وضع کرنا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو پھل فروخت کر دو، پھر ان پھلوں کو کوئی آفت لاحق ہو جائے تو تمہارے لیے اس سے کوئی عوض لینا جائز نہیں، تم بغیر کسی حق کے اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض لو گے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درختوں پر پھل بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک کہ ان پہ رنگ نہ آ جائے، ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رنگ آنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: کھجوریں سرخ یا پیلی ہو جائیں، یہ بتاؤ کہ

اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال قرار دو گے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے قدرتی آفات سے نقصان کو وضع کرنے کا حکم فرمایا۔

باب استحباب الوضع من الدّین (قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے درخت پر پھل خریدے، وہ پھل قدرتی آفات سے تلف ہو گئے، اور اس پہ قرضہ زیادہ ہو گیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس پہ صدقہ کرو، لوگوں نے اس پہ صدقہ کیا لیکن وہ رقم اس کے قرض تک نہ پہنچ سکی، رسول کریم ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جو تم کو مل گیا وہ لے لو، اس کے علاوہ رقم پہ تمہارا حق نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حجرے کے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آوازیں سنیں، ان میں سے ایک قرض میں کچھ نرمی اور کمی کے لیے کہہ رہا تھا، دوسرا کہہ رہا تھا: بخدا میں ایسا نہیں کروں گا، رسول کریم ﷺ ان دونوں کے پاس تشریف لے گئے، اور فرمایا: کہاں ہے وہ شخص جو یہ قسم کھا رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا، اسنے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں، اس کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کے عہد میں عبداللہ بن ابی حدرد سے اپنے قرض کا مسجد میں تقاضا کیا، حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، رسول کریم ﷺ نے ان آوازوں کو حجرے میں سن لیا، آپ ﷺ حجرے سے باہر تشریف لائے، اور آواز دی: اے کعب بن مالک! اس نے کہا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: اپنے قرض میں سے آدھا کم کر دو، انہوں نے عرض کی: میں نے آدھا کم کر دیا، یا رسول اللہ۔ رسول کریم ﷺ نے ابن حدرد سے فرمایا: اٹھو اور ان کا قرض ادا کر دو۔

باب مَن ادرک ما باعه عندالمشتری و قد افلس فله الرجوع فیه

(اگر خریدار دیوالیہ ہو جائے اور اس کے پاس مبیع ہو تو بائع اس سے لے سکتا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو دیوالیہ قرار دیا گیا ہو اور اس کے پاس کوئی شخص اپنی چیز بعینہٖ پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس چیز کا زیادہ حقدار ہے۔

باب فضل انظار المعسر والتجاور فی الاقتضاء مِن الموسر والمعسر

(مقروض کو مہلت دینے اور تقاضا میں درگزر کرنے کی فضیلت)

حضرت حزیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے پہلی امتوں کا واقعہ ہے کہ فرشتوں نے ایک شلص کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے: اس نے کہا: نہیں، فرشتوں نے کہا: یاد کرو، اس نے کہا میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ مفلس کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے درگزر کرو۔

حضرت حزیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی، حضرت حزیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص کی اپنے رب سے ملاقات

ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے کیا عمل کیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے کوئی نیک کام نہیں کیا، البتہ میں ایک مالدار شخص تھا، اور لوگ مجھ سے مال طلب کرتے تھے، میں مالدار سے قرض لے لیتا اور تنگدست سے درگزر کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے سے درگزر کرو۔

حضرت حزیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص فوت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہوا، اس سے پوچھا گیا: تم (دنیا میں) کیا عمل کرتے تھے، (راوی کہتے ہیں: اس خود یاد آیا یا اسے یاد دلایا گیا) اس نے کہا: میں لوگوں کو چیزیں فروخت کرتا تھا، مفلس کو مہلت دیتا تھا، اور سکوں کے پرکھنے میں اس سے درگزر کرتا تھا، پس اس شخص کی مغفرت کردی گئی۔

ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قرض دار سے قرض کا مطالبہ کیا، تو وہ ان سے چھپ گیا، جب حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ملے تو وہ کہنے لگا: میں غریب ہوں، انہوں نے فرمایا: بخدا! اس نے کہا: بخدا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا، فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو یوم قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے تو وہ کسی مفلس کو مہلت دے یا اسکا قرض معاف کردے۔

باب تحريم مطل الغنى وصحّة الحوالة واستحباب قبولها اذا احيل علىٰ مِلىّ

(قرض ادا کرنے میں مالدار کی تاخیر کا حرام ہونا، اور حوالہ کا جائز ہونا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قرض کی ادائیگی میں مالدار کا تاخیر کرنا ظلم ہے، اور جب تمہارا قرض کسی مالدار کے حوالے کردیا جائے تو اسی سے مانگو۔

باب تحريم بيع فضل الماء وتحريم منع بذلهٖ و تحريم بيع ضراب الفحل

(جنگلات کے زائد پانی کو بیچنے اور جفتی کرانے کی اجرت کی ممانعت)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فالتو پانی بیچنے سے منع فرمایا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اونٹنی کی جفتی کی بیع اور پانی اور کاشت کے لیے زمین کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فاضل پانی سے نہ روکا جائے تاکہ اس وجہ سے گھاس کو بھی روک دیا جائے۔

باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن و مهر البغى والنحى عن بيع السنور

(کتوں کی قیمت، فاحشہ اور نجومی کی اجرت اور بلی کی بیع کا حرام ہونا)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ کی اجرت اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بُری کمائی فاحشہ کی اجرت، کتے کی قیمت اور

پچھنے لگانے والے کی اجرت ہے۔

❁حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کتے کی قیمت خبیث ہے، فاحشہ کی کمائی خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

❁حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا: کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

باب الامر بقتل الکلاب و بیان نسخہ وبیان تحریم اقتنائھا الا لصید اوزرع او ما شیۃ و نحو ذلک

(کتوں کے قتل کا حکم پھر اس کی منسوخی کا بیان، شکار، کھیت اور جانوروں کی حفاظت کے لیے کتے پالنے کا جواز)

❁حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، اور مدینہ کے اطراف میں کتوں کو قتل کرنے کے لیے آدمی روانہ فرمائے۔

❁حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر مدینہ اور اس کے اطراف میں کتوں کا پیچھا کیا گیا، ہم نے کوئی بھی کتا مارے بغیر نہ چھوڑا، حتیٰ کہ دیہاتیوں کی اونٹنی کے ساتھ جو کتا رہتا تھا، ہم نے اسے بھی مار ڈالا۔

❁حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شکاری کتے، بکریوں اور مویشیوں کی حفاظت کے کتوں کے علاوہ کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھیت کے کتے کا استثنیٰ کرتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ کے پاس کھیت تھا (اس لیے انہوں نے بطور خاص کھیت کا حکم یاد رکھا)۔

❁حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں کتوں کو قتل کرنے کا حکم دے رکھا تھا، حتیٰ کہ کوئی عورت دیہات سے اپنا کتا لے کر آتی تو ہم اسے بھی قتل کر دیتے، پھر نبی کریم ﷺ نے اس کو قتل کرنے سے منع کر دیا، اور فرمایا: اس کالے سیاہ کتے کو قتل کرو جو دو نقطے والا ہو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔

❁حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بکریوں کی حفاظت والے کتے، شکاری کتے اور کھیت کی حفاظت کے کتوں کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

❁حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کوئی کتا پال رکھا اس کے اجر سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہیں گے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ: اور کھیتی کے کتے کے علاوہ)۔

❁حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کھیت یا بکریوں یا شکار کے کتوں کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط اجر کم ہوتا رہے گا۔

باب حل اجرۃ الحجامۃ (پچھنے لگانے کی اجرت کا حلال ہونا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: رسول کریم ﷺ نے پچھنے

لگوائے، حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے، آپ ﷺ نے انہیں 2 صاع اناج دینے کا حکم فرمایا، اور ان کے مالکوں سے فرمایا، کہ اس کے خراج سے کچھ کم کر دیں، اور فرمایا: تمہاری دواؤں میں بہترین چیز فصد لگانا ہے، یا فرمایا: یہ تمہاری بہترین دواؤں میں سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگانے والی کی اجرت کے ابرے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسی کی مثل جواب دیا، اور سابقہ جملہ کی بجائے یہ فرمایا: تمہاری دواؤں میں بہترین چیز فصد لگانا ہے اور عود ہندی ہے، اپنے بچوں کا حلق دبا کر انہیں تکلیف نہ دو (یعنی حلق دبانے کی بجائے اسے عود ہندی کھلا دو، یہ حلق کی بیماری میں مفید ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فصد لگانے والے ایک غلام کو بلایا، اس نے آپ ﷺ کو فصد لگائی، آپ ﷺ نے اسے ایک صاع یا، ایک مد یا دو مد دینے کا حکم فرمایا۔ اور اس کے خراج میں کمی کرنے کا فرمایا، سو اس کے خراج میں کمی کر دی گئی۔

خراج: غلام کا مالک اپنے غلام کے لیے کچھ رقم مقرر کر دے کہ تم نے روزانہ اتنی رقم کما کر لانی ہے، اسے خراج کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فصد لگوائی اور فصد لگانے کی اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

باب تحریم بیع الخمر (شراب کی بیع کا حرام ہونا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا اشارۃً ذکر فرمایا ہے، اور اللہ تعالیٰ عنقریب اس کے بارے میں کوئی (حتمی) حکم نازل فرمائے گا، سو جس شخص کے پاس کچھ شراب ہو وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے فائدہ اٹھا لے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابھی ہمیں چند روز ہی ہوئے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرما دیا ہے، سو جس کو شراب کی حرمت کی آیت معلوم ہو جائے تو اس کو نہ پیے اور نہ فروخت کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ جن لوگوں کے پاس شراب تھی انہوں نے اسے لا کر مدینہ کے راستوں میں بہا دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور کے شیرہ کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے فرمایا:

ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کو شراب کی ایک مشک ہدیہ کی، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام فرما دیا ہے، اس نے عرض کی: نہیں۔ اس نے سرگوشی میں کسی سے کوئی بات کی، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس سے کیا کہا؟ اس نے عرض کی کہ میں نے اسے شراب فروخت کرنے کو کہا ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا ہے اسی ذات نے اسے فروخت کرنے کو بھی حرام کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس شخص نے مشک کا منہ کھول کر ساری شراب بہا دی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں پر وہ آیات تلاوت فرمائیں، اور لوگوں کو شراب کی تجارت سے منع کر دیا۔

باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام (شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کا حرام ہونا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مکہ میں فتح مکہ کے سال یہ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے خمر، مردار، اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے، عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ فرمایئے کہ مردار کی چربی کا کیا حکم ہے، کیونکہ اسے کشتیوں پہ ملا جاتا ہے او کھالوں پہ لگائی جاتی ہے، اور لوگ چراغ جلا کر اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے، پھر رسول کریم ﷺ نے اسی وقت فرمایا: اللہ: یہود کو ہلاک فرما دے۔ جب اللہ نے ان پر مردار کی چربیوں کو حرام کیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی ہے، تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پہ لعنت کرے ان پہ چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا۔

باب الربا (سود کا بیان)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض صرف برابر برابر فروخت کرو، اور بعض سونے کے عوض کم سونا فروخت مت کرو۔ اور چاندی کو چاندی کے عوض صرف برابر برابر فروخت کرو اور بعض چاندی کو کم چاندی کے عوض فروخت مت کرو، اور ان میں سے کسی کو ادھار مت فروخت کرو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی کے عوض مت فروخت کرو مگر برابر برابر، ناپ اور تول دونوں میں مساوی ہوں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے مت فروخت کرو۔

باب الصرف و بیع الذھب بالورق نقداً (بیع صرف اور سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع کا بیان)

مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ دراہم کون فروخت کرتا ہے؟ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا (جو کہ اس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے): ہمیں اپنا سونا دکھاؤ اور پھر آنا جب ہمارا نوکر آئے گا، تو ہم تمہیں قیمت دے دیں گے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں، تم اسے چاندی ابھی دو، ورنہ اس کا سونا واپس کر دو، کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: چاندی: سونے کے عوض سود ہے، مگر جو نقد بہ نقد ہو اور گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر نقد بہ نقد ہو، اور جو، جو کے بدلے سود ہے، مگر جو نقد بہ نقد ہو اور کھجور، کھجور کے بدلے سود ہے مگر جو نقد بہ نقد ہو۔

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں میں شام میں لوگوں کے ایک حلقہ میں بیٹھا تھا، اس میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابو الاشعث آ گئے، میں نے ان سے کہا: لوگوں کو حضرت عبادہ بن صامت کی حدیث سنائیں، انہوں نے کہا: اچھا، ہم ایک جہاد میں گئے جس میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سردار تھے، ہمیں بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا، اس میں چاندی کا ایک برتن بھی تھا، حضرت معاویہ رضی

اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے لوگوں کی تنخواہوں میں فروخت کر دیں، لوگوں نے اسے لینے کو جلدی کی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہیں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا: سونے کی بیع سونے کے عوض، چاندی کی بیع چاندی کے عوض، گندم کی بیع گندم کے عوض، جو کی بیع جو کے عوض، کھجور کی بیع کھجور کے عوض، اور نمک کی بیع نمک کے عوض برابر برابر اور نقد بہ نقد کرنا جائز ہے جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود ہو گیا، پس لوگوں نے جو کچھ لیا تھا وہ واپس کر دیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو رسول کریم ﷺ سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں، جو ہم نے نہیں سنیں، حالانکہ ہم بھی ان کی مجلس میں حاضر رہے ہیں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے جو احادیث رسول کریم ﷺ سے سنی ہیں ہم وہ ضرور بیان کریں گے، چاہے یہ حضرت معاویہ کو ناپسند ہو، یا ان کی ناک خاک آلود ہو، مجھے پرواہ نہیں کہ میں معاویہ کے لشکر کے ساتھ تاریک راتوں میں نہ رہوں، حماد نے بھی یہی یا اسی کی مثل کہا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سونے کی بیع سونے کے عوض، چاندی کی بیع چاندی کے عوض، گندم کی بیع گندم کے عوض، جو کی بیع جو کے عوض، کھجور کی بیع کھجور کے عوض، اور نمک کی بیع نمک کے عوض برابر برابر اور نقد بہ نقد کرنا جائز ہے، جب یہ اقسام مختلف ہو جائیں تو پھر جس طرح چاہے بیچو، بشرطیکہ نقد بہ نقد ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دینار کے بدلے دینار (فروخت کرو) اور کسی کو زیادہ مت دو، اور درہم کے بدلے درہم (فروخت کرو) اور کسی وک زیادہ مت دو۔

باب النهى عن بيع الورق بالذهب دَيناً (چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنے کی ممانعت کا بیان)

ابو منہال کہتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے حج کے موسم یا حج تک چاندی ادھار بیچی، پھر وہ آیا اور مجھے اس بات کی اطلاع دی، میں نے کہا: یہ چیز درست نہیں، اس نے کہا: میں نے بازار میں یہ بیع کی تھی اور کسی نے اس پہ اعتراض نہیں کیا، پھر میں براء بن عازب کے پاس گیا اور ان سے مسئلہ پوچھا، انہوں نے کہا: جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو ہم اس طرح کی بیع کرتے تھے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو نقد ہو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہو وہ سود ہے اور تم حضرت زید بن ارقم کے پاس جاؤ وہ مجھ سے زیادہ تجارت کرتے ہیں، میں ان کے پاس چلا گیا، اور ان سے سوال کیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

اب منہال کہتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب سے صرف (سونے چاندی کی بیع) کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: حضرت زید بن ارقم سے سوال کرو، وہ زیادہ عالم ہیں، میں نے حضرت زید سے سوال کیا انہوں نے فرمایا: حضرت براء بن عازب سے سوال کرو، پھر ان دونوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے سونے کے بدلے چاندی کی ادھار بیع سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی بیع سے منع فرمایا مگر یہ کہ برابر برابر ہو، اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم سونے کے بدلے چاندی کو جس طرح چاہیں خریدیں اسی طرح چاندی کے بدلے سونے کو، ایک شخص نے سوال کیا: تو فرمایا: نقد بہ نقد، اور کہا: میں نے اسی طرح سنا۔

باب بیع القلادۃ فیھا خرز و ذھب (سونے اور موتیوں کے جڑاؤ والے ہار کو بیچنے کا حکم)

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس خیبر میں مال غنیمت ک ایک ہار لایا گیا جس میں پتھر کے نگینے اور سونا تھا، اسے فروخت کیا جا رہا تھا، رسول کریم ﷺ نے اس ہار سے سونے کو نکالنے کا حکم دیا، پس صرف سونے کو نکال لیا گیا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا برابر برابر تول کے فروخت کریں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے غزوہ خیبر میں 12 دینار کا ایک ہار خریدا، جس میں سونا اور پتھر کے نگینے تھے، جب میں نے ہار سے سونا الگ کیا تو وہ سونا 12 دینار سے زیادہ تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سونے کو جدا کیے بغیر نہ بیچا جائے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اور ایک اوقیہ سونے کی یہودیوں سے دو اور تین دینار کے عوض بیع کر رہے تھے، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں بغیر برابر برابر وزن کے فروخت نہ کرو

حضرت حنش نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، سو میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا، چاندی اور جواہر تھے، میں نے اس کا خریدنا چاہا، میں نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انہوں نے کہا: سونا الگ کر کے ایک پلڑے میں رکھو اور اپنا ایک پلڑے میں رکھو، پھر برابر کے سوا مت خریدنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ برابر کے سوا نہ لے۔

باب بیع الطعام مثلاً بمثل (اناج کو اناج کے بدلے برابری پہ بیچنے کا بیان)

حضرت معمر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجا اور کہا: اسے بیچ کر اس کے بدلے جو خرید لینا، غلام گیا اور ایک صاع سے زیادہ (جو) خرید لایا، جب حضرت معمر کو خبر دی گئی تو انہوں نے (غلام سے) تم نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ جا کر واپس کر آؤ اور صرف برابر برابر لینا، کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طعام کے بدلے طعام برابر برابر فراخت کرو، اور ان دنوں ہمارا طعام: جو تھے، ان سے کہا گیا کہ گندم اور جو ایک مثل تو نہیں، فرمایا: مجھے اس کے مشابہ ہونے کا خوف ہے۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بنوعدی انصاری کے ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا، وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا، رسول کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! بخدا ہم دو صاع ردی کھجوریں دے کر ایک صاع عمدہ کھجوریں خریدتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کرو، لیکن برابر برابر کی بیع کرو یا اسے بیچ دو اور اس کی قیمت سے اسے خرید لو، اسی طرح تول میں بھی برابری رکھو۔

اسی طرح کی ایک روایت میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو منع کیا گیا کہ ردی دے کر عمدہ کھجوروں کی بیع نہ کرو۔

حضرت ابونضرہ سے رواہت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے: صرف کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: کیا نقد بہ نقد؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اس میں حرج نہیں، یہ بات میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہی تو انہوں نے فرمایا: کیا

واقعی انہوں نے ایسا کہا، ہم ان کی طرف لکھتے ہیں کہ ایسا فتوی نہ دیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا بعض جوان رسول کریم ﷺ کی خدمت میں کھجوریں لائے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے علاقے کی کھجوریں تو نہیں۔ انہوں نے عرض کی اس سال ہمارے علاقے کی کھجوروں میں کچھ نقص تھا، سو میں نے یہ کھجوریں لے لیں اور ان کے بدلے کچھ زائد کھجوریں دے دیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے زائد کھجوریں دیں، تم نے سود دیا، اب اس کے قریب نہ جانا، جب تمہیں اپنی کھجوروں میں کچھ کمی محسوس ہو تو انہیں بیچ دینا اور جو پسند ہوں انہیں خرید لینا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم برابر برابر فروخت کرو جس نے زیادہ لیا یا دیا تو وہ سود ہے، راوی (ابوصالح) کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید سے کہا کہ حضرت ابن عباس تو اس خلاف کہتے ہیں، حضرت ابوسعید نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس بارے میں رسول کریم ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے یا کتاب اللہ میں کوئی ایسی آیت ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں ہے مگر میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سود صرف ادھار میں ہے (نقد بہ نقد میں کوئی سود نہیں)۔

باب لعن اٰکل الرّبا و مئوکلہٖ (سود کھانے اور کھلانے والا لعنتی ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر۔ (راوی کہتے ہیں): میں نے عرض کی: اور سود کا معاملہ لکھنے پر اور اس کے گواہوں پر؟ فرمایا: ہم اتنی ہی حدیث بیان کرتے ہیں جتنی ہم نے سنی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود لکھنے والے اور سود کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں۔

باب اخذ الحلال و ترک الشبہات (حلال لینا اور مشتبہ چیزوں کو ترک کردینا)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے، اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں، جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں، سو جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ کرلیا، اور جس شخص نے امورِ مشتبہ کو اختیار کرلیا، وہ حرام میں مبتلا ہوگیا، جس طرح کوئی شخص کسی چراگاہ کی حدود کے گرد جانور چرائے تو قریب ہے کہ وہ جانور اس چراگاہ میں بھی چرلیں، سنو! ہر بادشاہ کی چراگاہ کی ایک حد ہوتی ہے، اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، اور خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو تو پھر پورا جسم ٹھیک رہتا ہے، اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، اور خبردار! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

باب بیع البعیر واستثناء رکوبہٖ (اونٹ کو فروخت کرنا اور سواری کا استثنیٰ کرلینا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک بار وہ اپنے ایک اونٹ پہ سفر کر رہے تھے، جو چلتے چلتے تھک گیا، پس انہوں نے اسے چھوڑنے کا ارادہ کیا، اتنے میں رسول کریم ﷺ انہیں آن ملے، آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی، اور اونٹ کو ایک ضرب لگائی، پھر وہ

اونٹ اس قدر تیز چلا کہ اس سے پہلے نہیں چلا تھا، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹ مجھے ایک اوقیہ (40 درہم) میں بیچ دو، انہوں نے عرض کی: نہیں، نبی پاک ﷺ نے پھر فرمایا: یہ اونٹ مجھے ایک اوقیہ (40 درہم) میں بیچ دو، میں نے ایک اوقیہ کے عوض بیچ دیا، اور شرط لگائی کہ میں اس پر سوار ہو کر اپنے گھر تک جاؤں گا، جب میں اپنے گھر پہنچ گیا تو میں اونٹ لے کر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے اس اونٹ کی نقد قیمت عطا فرما دی، جب میں لوٹ گیا تو آپ ﷺ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیجا، اور فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں نے تم سے کم قیمت لگوائی، اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور یہ دراہم بھی تمہارے ہیں۔

ایک اور حدیث میں اسی واقعہ کے ساتھ یہ بھی مذکور ہے کہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، مجھے اجازت عطا فرمائیں، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری سے شادی کی یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی: بیوہ سے، فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد فوت ہو چکے ہیں، (یا کہا شہید ہو چکے)، اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں ان کی ہم عمر لڑکی کو بیاہ لاؤں جو نہ ان کو ادب سکھائے، نہ ان کی نگرانی کرے، اس لیے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی جو ان کی خبر گیری رکھے، انہیں ادب سکھائے، آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرما دی، میں لوگوں سے پہلے مدینہ پہنچ گیا، میں صبح آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔

نبی پاک ﷺ کے فرمانے پہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک اوقیہ سونا دیا اور ایک قیراط زائد دیا، میں نے کہا: رسول کریم ﷺ نے جو مجھے عطا فرمایا وہ مجھ سے کبھی جدا نہ ہوگا، وہ سونا ہمیشہ میرے پاس ایک تھیلی میں رہا یہاں تک کہ یوم حرہ کو شامی فوجیوں (یزیدی لشکر) نے مجھ سے لے لیا۔

باب مَن استسلف شئیاً فقضیٰ خیراً منه (ادھار لینے والے کا اچھی چیز کے ساتھ قرض ادا کرنا)

فرمان مصطفیٰ ﷺ: خیر کم احسنکم قضاء: تم میں بہترین شخص وہ ہے، جو ادائیگی کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

راوی (حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے ایک جوان اونٹ قرض لیا، پھر جب آپ ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس شخص کا قرض ادا کرو، حضرت ابو رافع نے عرض کیا کہ ان اونٹوں میں اس جیسا کوئی نہیں، بلکہ اس سے بہتر ساتویں سال کے اونٹ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہی دے دو، بہترین لوگ وہ ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔

راوی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) ایک شخص کا رسول کریم ﷺ پہ قرض تھا، اس نے سختی سے تقاضا کیا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے مارنے کا قصد کیا، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا حق ہو اسے بات کرنے کی گنجائش ہوتی ہے، پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کے لیے ایک اونٹ خرید واور اسے دے دو، انہوں نے عرض کی: ہمیں اس سے بہتر اونٹ ہی مل سکا ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: وہ اونٹ خرید واور اسے دے دو، تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔ (یہ قرض خواہ یہودی تھا)۔

باب جواز بیع الحیوان بالحیوان من جنسه، متفاضلاً (حیوان کو حیوان کے عوض کمی وبیشی سے بیچنے کا جواز)

راوی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) ایک غلام آیا اور نبی پاک ﷺ سے ہجرت پہ بیعت کی، آپ ﷺ نے یہ خیال نہیں فرمایا کہ یہ غلام ہے، پھر اس کا مالک اسے لینے آیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اس کے میرے ہاتھ بیچ دو، پھر آپ ﷺ نے دو حبشی غلام دے کر اسے خرید لیا، اس کے بعد آپ اس وقت تک کسی کی بیعت نہیں لیتے تھے جب تک کہ یہ معلوم نہ کر لیتے کہ آیا وہ غلام ہے (یا آزاد)۔

باب الرھن وجوازہ فی الحضر کالسفر (سفر وحضر میں گروی رکھنے کا جواز)

راوی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) رسول کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار طعام (اناج) لیا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھوائی۔

باب السّلم (بیع سلم)

راوی (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) جب نبی کریم ﷺ مدینہ پاک تشریف لائے تو لوگ ایک سال اور دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی کھجوروں میں بیع سلم کرے تو معین ماپ، معین وزن اور مدت معینہ میں بیع کرے۔

باب تحریم الاحتکار فی القوات (کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کی مذمت)

راوی (حضرت معمر رضی اللہ عنہ) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے، حضرت سعید بن مسیّب سے کہا گیا: آپ تو خود ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حضرت معمر (راوی) بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔

باب النھی عن الخلف فی البیع (بیع میں قسم کھانے کی ممانعت)

راوی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قسم سودے کو بڑھانے اور نفع مٹانے والی ہے۔

راوی (انہی سے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیع میں کثرت سے قسم کھانے سے بچو کہ یہ پہلے سودا بکواتی ہے پھر اسے مٹا دیتی ہے۔

باب الشفعہ (شفعہ کا بیان)

راوی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی زمین یا باغ میں کوئی شریک ہو پس اس کے لیے اپنے شریک سے اجازت کے بغیر اس کو فروخت کرنا جائز نہیں، پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور ناپسند ہو تو چھوڑ دے۔

راوی (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) رسول کریم ﷺ نے ہر شرکت والے غیر منقسم مکان یا باغ میں شفعہ کا فیصلہ کیا ہے، اسے شریک کی اجازت لیے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں، اگر شریک چاہے تو لے لے، چاہے تو چھوڑ دے، پھر اگر شریک کو خبر دیئے بغیر فروخت کر دے تو شریک اس کا زیادہ حقدار ہے۔

باب غرز الخشب فی جدار الجار (پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا)

راوی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی دیوار پر پڑوسی کو شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے، راوی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا سبب ہے میں تمہیں اس حکم سے اعراض کرتا ہوا دیکھتا ہوں، بخدا! میں یہ شہتیر تمہارے کندھوں پہ رکھ دوں گا۔